کتب خانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اقبال اور اسلام کا تصورِ قومیت

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
Reg. No. 1278
Date 27-03-2018
Marked to ۱۸۶ کتب خانہ

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

8U1.66S3202
TAS-1

انتساب

انتساب

اپنی پوتی سانیہ ادیب حافظ مفتی

کے نام

رب العزت اسے ایمان اور

صحت کی سلامتی کے ساتھ طویل عمر عطا

فرمائے ۔ آمین ثمہ آمین

کتاب کا نام

اقبال اور اسلام کا تصورِ قومیت

مصنف ڈاکٹرادیب عبدالغنی شکیل

ایڈیشن اول ۹ نومبر ۲۰۱۱

تعداد ۲۰۰

قیمت ۶۵ روپے

ملنے کا پتہ

دارالعلوم عبیدیہ رحمانیہ

۱۱۲۲ حضرت صاحب روڈ

سٹیٹ قدیر آباد ملتان

رابطہ نمبر ۰۳۰۵۷۵۲۸۲۵۲

۰۳۳۱۷۰۴۶۵۱۲

۰۳۳۳۶۱۰۱۶۳۰

۰۶۱۴۵۴۱۸۱۰

کتاب کو پڑھنے سے پہلے

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے
ایک بار ضرور سوچ لیں کہ

۱۔ یہ نماز کا وقت تو نہیں

۲۔ آپ نے کسی سے اس وقت کا کوئی وعدہ تو نہیں کیا ہوا۔

۳۔ آپ کہیں ڈیوٹی کے دوران تو یہ کتاب نہیں پڑھ رہے۔

۴۔ آپ کتاب پڑھتے پڑھتے سو تو نہیں جائیں گے اور لائٹ جلتی رہے گی۔

تعارف مصنف

کچھ مصنف کے بارے میں

اس کتاب کے مصنف

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

کا تعلق ملتان ذیشان کے ممتاز
علمی،ادبی،سماجی گھرانے
خانوادہ خواجگان حضرت عبید اللہ موحد
پیر ملتانی خاصے والےؒ
سے ہے۔
آپ ربع صدی سے زائد عرصہ سے
درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں
مشغول ہیں۔

متعدد علمی، ادبی، سماجی، مذہبی، غیر سیاسی، غیر فرقہ وارانہ تنظیموں کے عہدیدار اور رکن ہیں

مضمون نویسی، کہانی نویسی، ذہنی آزمائش اور کتب نویسی کے کئی مقابلوں میں انعامات اور اسناد حاصل کرچکے ہیں۔

ممتاز نیوز ایجنسی .B.N.N اور کئی اخبارات و رسائل کے نمائندہ خصوصی ہیں۔

متعدد کتب شائع ہوچکی ہیں اور بہت سی کتب کے مسودات تیار اور زیور طباعت سے آراستہ ہونے کے منتظر ہیں۔

وابستگیاں

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

کی وابستگیاں

۱۔ بانی صدر ادب وادیب اکیڈمی

۲۔ ڈویژنل نائب صدر شاہین رائٹرز کلب پاکستان

۳۔ صدر و نگران ذیلی دفتر ادارہ قومی تشخص پاکستان

۴۔ رکن تحریک انسدادِ تمبا کونوشی

۵۔ نمائندہِ خصوصی بی۔ این۔ این

۶۔ نمائندہ خصوصی سوہنی دھرتی

۷۔ نمائندہ خصوصی بزمن ورلڈ

۸۔ کیئر ٹیکر پرنس شکیل میوزیم

۹۔ چیئر مین ڈبلیو بی آرٹ

پروڈکشن

اعزازات

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل کے اعزازات

☆ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی طرف سے
سبق کہانی کی اشاعت

☆ڈوئچے ویلے ٹی وی جرمنی کے زیرِ اہتمام
بین الاقوامی مقابلہ ذہنی آزمائش میں اول انعام

☆تا حیات صدر ادب و ادیب اکیڈمی

☆شاہین رائٹرز ایوارڈ یافتہ

☆قومی تشخص انعام یافتہ

☆اول انعام کل پاکستان مقابلہ نظم
زیرِ اہتمام روزنامہ خبریں+نیا اخبار

چنداور تصانیف

فہرست کتب + مقالہ جات

از قلم

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

☆سبق کہانی ⟨نیشنل بک فائونڈیشن⟩
☆قائدِ اعظم
حیات،حالات،واقعات،فرمودات
☆اسلام کا نظامِ تعلیم
☆مفتی عبدالعلیمؒ
☆مفتیِ اعظم دے حالاتِ زندگی تے دینی
پرتو
☆ساجو،ساجن اور ساجدہ
☆ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
☆دنیا کے حسن کو گھناتی آلودگی اور
شعر و ادب
☆خاندانِ بغلولاں

☆یوں ملی ہمیں آزادی

تحریکِ پاکستان، کہانیوں کی زبانی

☆ عزرائیل کا ایجنٹ اور شیطان کے چیلے

☆شاعر بھی ہے ،رہنما بھی ہے اقبال ہمارا

☆ میرا تو سب کچھ میرا نبی ﷺ ہے۔

☆ تنہا تنہا

☆لہو رنگ ایسٹر

☆مفتی عبدالرحمٰن

☆ تعلیم و تربیت میں ہم آہنگی۔

تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆ احمد فراز

☆ٹوٹتے گھر

☆گونج اُٹھی شہنائی۔

(ملتان میں خوشی کے مواقع پر بینڈ باجے، ڈھول وغیرہ بجانے والے)

☆ آج کل آم عام ہیں

☆ نئے صوبوں کے قیام کے مطالبات۔چند گزارشات

☆ایک انار، سو علاج

☆ایک روزہ تربیتی نشست

تربیتِ اساتذہ ...قومی ترقی کا راستہ

منعقدہ نشتر میڈیکل کالج آڈیٹوریم ملتان کی روداد

☆دکانوں مکانوں کے علمی، ادبی منفرد نام

☆ بابا گھنگرو والا

☆سج رہی تھی کل جہاں پیاری کتابوں کی دکان

آج وہاں لکڑیوں کا ٹال دیکھا جائے گا۔

(ملتان کی کتابوں کی دکانوں کا ذکر)

☆ملتان چڑیا گھر

☆پی ٹی وی ملتان

☆ گھنٹہ گھر ملتان کی تاریخی حیثیت کی بحالی

☆وڈا ول وی وڈا ہوندا اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست ادارہ جات

بابت

کتب ومقالہ جات

از

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

۱۔ مسعود کھدر پوش ٹرسٹ

۲۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن

۳۔ نیشنل بنک آف پاکستان

۴۔ اکادمی ادبیات پاکستان

۵۔ یو۔ بی۔ ایل پاکستان

۶۔ وزارتِ مذہبی امور

۷۔ کریسچن ٹی وی

۸۔ فیروز سنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیر مطبوعہ نگارشات از

ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل

دارالعلوم عبیدیہ رحمانیہ

۱۱۲۲۔ حضرت صاحب روڈ

سٹیٹ قدیر آباد۔

ملتان ذیشان

فون نمبر 03336101630

معلوماتی، تہذیبی، ثقافتی، ڈرامہ سیریل

زردست

جوہر

سنہرے ہاتھ

ہنر وفن

فن کدہ

انمول

مرکزی خیال:

پاکستان خاص طور پر ملتان کی دم توڑتی گھریلو صنعتوں، دستکاریوں، فنون اور ہنرمندوں کا تعارف ان کے مسائل، ان کے ماضی، حال اور مستقبل کو ڈرامائی شکل میں پیش کرنا۔

مثال کے طور پر

پلاسٹک کے چوڑ بنانا،

دستی قالین بافی، حقہ سازی،

چاندی کے ورق بنانا

گھنٹی سازی

دستر خوانِ نبوی ﷺ

رزقِ حلال کا اہتمام

نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ سبزیاں

نبی محترم ﷺ کے پسندیدہ پھل

نبی مکرم ﷺ کی پسندیدہ کھانے

نبی رحمت ﷺ کے پسندیدہ کھانوں کی تیاری کے طریقے

نبی آخرالزماں ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں دستر خوان کی ترتیب اور آداب

نبی کریم ﷺ کا کھانا کھانے کا طریقہ۔

نبی محترم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں علاج بالغذا۔

۲۔ انوکھے لوگ

۳۔ ملتان ذیشان کے دینی مدارس

﴿حسن ترتیب﴾

45692

حسنِ ترتیب

انتساب	۲
کتاب کو پڑھنے سے پہلے	۶
تعارف مصنف	۸
وابستگیاں	۱۱
اعزازات	۱۵
چنداور تصانیف	۱۷
حسنِ ترتیب	۳۲
کھتی ھے خلقِ خدا	۳۶

تبصرہ	۴۰
پیش لفظ	۴۳
تمہید	۴۷

کہتی ہے خلقِ خدا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اقبال لورز اکیڈمی

حوالہ نمبر 786/92

ملتان

۷۸۹ پاک دروازہ

اللہ تبارک تعالیٰ کا بے شمار بار

شکر و احسان ہے کہ اس نے اردو شاعری کے میدان میں حالی اور اقبال جیسے مفکر، مدبر، ملت کا درد رکھنے والے ہمدرد اور مصلح پیدا کئے۔

ڈاکٹر ادیب عبد الغنی شکیل کو

مفکرِ پاکستان، حکیم الامت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ سے عشق ہے۔ اسی لئے متعدد مضامین کے ساتھ ساتھ اقبالؒ کے بارے میں ان کی دو کتب

شاعر بھی ہے، رہنما بھی ہے اقبال ہمارا

اور

بنامِ اقبال

جوابِ اقبال

بھی پہلے ہی منظرِ عام پر آ چکی ہیں اور یہ تیسری کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور باری تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے امیدِ کامل ہے کہ ان کی پہلی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی قبولیتِ عام کی سند حاصل کرے گی ان شاء اللہ۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے زیرِ مطالعہ کتاب میں عصرِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کو درپیش مسائل میں سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی نشاندہی کی ہے اور اس کا حل تعلیماتِ اقبالؒ کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ یہ مسئلہ ہے ہمارا عصبیتوں کے گرداب میں الجھ کر اسلام کے تصورِ قومیت کو فراموش کر دینے کا اگر ہم آج بھی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں، اسلام کے تصورِ قومیت کو اپنا لیں تو مسائل اور مصائب کی گرداب سے آسانی سے باہر نکل سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ

یہ کتاب پڑھ کر آپ کو احساس ہوگا کہ اقبال
ہر عہد کے شاعر ہیں اور ان کے اشعار ہمارے لئے مینارِ نور
ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کی سوچ اور فکر کا بنیادی منبع آفاقی
دین اسلام ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد اطہر قادری
۷۸۹ پاک گیٹ
ملتان

﴿تبصره﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لائیسیم رائٹرز کلب پاکستان ملتان

حوالہ نمبر ۱۹۶۵ تاریخ ۱۱-۱۱-۱

اللہ تبارک تعالیٰ مزید درجات بلند فرمائے علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے کہ آپؒ کی تعلیمات اور افکار ہر دور میں ہماری مدد اور رہنمائی کر سکتے ہیں۔ لیکن ہماری بدقسمتی کہ

ہم سال میں ایک بار یومِ اقبال کرتے ہیں

باقی جو کچھ کرتے ہیں وہ قوال کرتے ہیں۔

موجودہ دور کی مشکلات اور مصائب کے انبوہِ کثیر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وطنِ عزیز کے ممتاز مصنف ڈاکٹر ادیب عبد الغنی شکیل نے ایک بار پھر اقبالؒ سے رجوع کیا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں عصبیتوں کے

زہر سے محفوظ رکھے اور اسلام کے تصورِ قومیت کو اس کی اصل روح کے مطابق سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین، ثمہ آمین

میرے خیال میں اس کتاب کو انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہونا چاہیئے اور ہر تعلیمی ادارے کی لائبریری میں بھی۔

محمد کاشف صادق

لارڈ میئر پبلک سکول ملتان

پیش لفظ

پیش لفظ

اللّٰہ تبارک تعالیٰ کے
فضل و کرم سے میں ربع صدی سے زائد عرصہ سے تصنیف و تالیف میں مصروف ہوں اور تقریباً ہر موضوع پر لکھا ہے لیکن اسلام ،پاکستان اور معاشرہ ہمیشہ میرے پسندیدہ موضوعات رہے ہیں۔

وطنِ عزیز آج کل
تاریخ کے جس نازک اور خطرناک موڑ سے گزر رہا ہے ،عصبیتوں کا زہر امن و سکون کو ختم کررہا ہے اس پر ہر درد مند سچے پاکستانی کی طرح میرا دل بھی تڑپتا ہے ،

مضطرب رهتا هے ان حالات میں میں نے بهتر سمجها که پاکستان کے مسائل کے حل لئے مفکرِ پاکستان سے بڑھ کر کون رهنمائی کر سکتا هے

اس لئے میں نے عصبیت کا تعارف بهی کرایا هے اور اس کے اثراتِ بد بهی واضح کیئے هیں، اسلام کا تصورِ قومیت بهی واضح کیا هے اور اس کے ثمرات بهی بتائے هیں۔

میں نے تو اپنی طرف سے موضوع کے ساته پورا انصاف کرنے کی کوشش کی هے اب اس بات کا فیصله تو قارئین کرام هی کر سکتے هیں که میں اس

مقصد میں کس حد تک کامیاب رہا ۔
آپ کی تعمیری تنقید اور آراء کا منتظر
ڈاکٹر ادیب عبدالغنی شکیل
دارالعلوم عبیدیہ رحمانیہ
۱۱۲۲ حضرت صاحب روڈ
سٹیٹ قدیر آباد
ملتان

تمہید

اللہ تبارک تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام محض چند رسوم و رواج اور عبادات کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کے سنہری اور عالمگیر اصول زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری مدد اور رہنمائی کرتے ہیں۔

علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے جو بھی شاعری کی وہ قرآن اور حدیث کی تفسیر اور تشریح کے سوا کچھ اور نہیں۔

خود اقبالؒ کے اپنے الفاظ میں

گر دلم آئینہ بے جوہر است

در بحرخم غیر قرآں مضمر است

تمہید

پردہء ناموس فکرم خاک کن

ایں خیاباں راز خارم پاک کن

روزِ محشر خوار و رسوا کن مرا

بے نصیب از بوسہء پا کن مرا

''اگر میرے خیالات میں قرآن کے سوا کوئی اور مقصود چھپا ہوا ہو تو میری فکر کو ذلیل کر دینا اور خود مجھے آنحضور ﷺ کی پابوسی سے محروم کر دینا۔''

اسلام کا عکس اور پرتو ہونے کی وجہ سے کلامِ اقبال بھی زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی اور اعانت کر سکتا ہے۔

یہی سوچ اور خیال میری اس تصنیف کی بنیاد بنا ہے۔

دنیا میں مدینۃ النبی ﷺ کے بعد پاکستان واحد ریاست ہے جو ایک نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آئی۔ نظریہِ پاکستان یا دو قومی نظریہ اصل میں اسلام کے تصورِ قومیت کی عملی شکل ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد ہم نے اس نظریہ کو پسِ پُشت ڈال دیا ہے اور علاقائی، لسانی، گروہی، قبائلی اور صوبائی عصبیتوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں

رہی سہی کسر ''اسلام آباد پسند'' نام نہاد علماء کرام نے پوری کر دی ہے۔

"امت کوچھانٹ ڈالا کافر بنا بنا کر
اسلام ہے فقیہو ممنوں بہت تمھارا"

ایک وقت تھا کہ ایک قوم ملک کی تلاش میں تھی اب ایک ملک قوم کی تلاش میں ہے۔ اللہ کرے وہی قومی یکجہتی اور اتحاد کے دن واپس آ جائیں

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے سیاستدانوں،

علماء کرام اور افسر شاہی، فنکاروں کو عقلِ سلیم دے کہ پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہے اور خاص طور پر جب اس پیسے کے بدلے میں اپنے ملک اور قوم کی سلامتی کو داؤ پر لگانا پڑے۔

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ہمیں کسی کو بھی کمتر یا حقیر نہیں سمجھنا کیونکہ

ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے

کوئی بڑا کوئی چھوٹا یہ اس کی حکمت ہے

اور

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں

کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

اللہ تبارک تعالیٰ نے برصغیر کو ہر حُسن و خوبی

اور بے شمار نعمتوں سے نوازا

چشمہء کھسار میں ،دریا کی آزادی میں حُسن

شھر میں ،صحرا میں ،ویرانے میں ،آبادی میں حُسن

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ

میرِ عرب ﷺ کو آئی ٹھنڈی ھوا جھاں سے

میرا وطن وھی ھے ،میرا وطن وھی ھے

اسی لئے اقبال نے برملا کہا

خاکِ وطن کا مجھ کو ھر ذرہ دیوتا ھے

اورانہوں نے اعلان

کیا کہ

سارے جھاں سے اچھا ھندوستاں ھمارا

ھم بُلبلیں ھیں اس کی یہ گلستاں ھمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا
اَے آب رودِ گنگا! وہ دِن ہیں یاد تجھ کو؟
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ھے کہ ھستی مٹتی نھیں ھماری
صدیوں رھا ھے دُشمن دورِ زماں ھمارا
اقبال! کوئی محرم اپنا نھیں جھاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نھاں ھمارا

اقبال ایک شاعر تھے، شاعر بہت حساس ہوتا ہے اور باریک بیں بھی اور اس کی قوتِ مشاہدہ بہت تیز ہوتی ہے

قوم گویا جسم ھے ،افراد ھیں اعضائے قوم
منزلِ صنعت کے رہ پیما ھیں دست و پائے قوم
محفل نظم حکومت ،چھرہ زیبائے قوم
شاعرِ رنگیں نوا ھے دیدہء بینائے قوم
مبتلائے درد کوئی عضو ھو روتی ھے آنکھ
کس قدر ھمدرد سارے جسم کی ھوتی ھے آنکھ

آپؒ نے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھی تو آپؒ کو

بے حد دُکھ ہوا

زور چلتا نہیں غریبوں کا

پیش آیا لکھا نصیبوں کا

بے ساختہ یہی زبان پر آیا کہ

میرے اللہ تری دہائی ہے

آپ کی کیفیت یہ ہوگئی کہ

دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے۔

آپؒ اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اس لئے آپؒ نے قوم کو بیدار

کرنے کا بیڑا اُٹھایا

ھیں لوگ وھی جھاں میں اچھے
آتے ھیں جو کام دوسروں کے

آپ نے بارگاہِ الٰہی میں التجا کی اور توقع رکھی کہ

ھر دردمند دل کو رونا میرا رُلادے
بے ھوش جو پڑے ھیں شاید انھیں جگادے

ہر باشعور مسلمان پریشان تھا

مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گلستاں کا

ان میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہی سوال تھا کہ

نور سے دور ھوں ظلمت میں گرفتار ھوں میں
کیوں سیہ روز، سیہ بخت، سیہ کار ھوں میں

اقبال نے غور وخوض کیا اور وہ معاملہ کی

تہہ تک پہنچ گئے

زمیں بھی کیا، آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے

انہیں ادراک ہو گیا کہ مغربی تہذیب

صرف ظاہری چکا چوند رکھتی ہے اس لئے انہوں نے برملا کہا

میری آنکھوں کو لبھا لیتا ہے حسن ظاہری

کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی میری

اور

آہ! کیوں دُکھ دینے والی شے سے تجھ کو پیار ھے

آپ کی نگاہِ دوربیں نے بھانپ لیا کہ

زندہ کر سکتی ھے ایران و عرب کو کیونکر

یہ فرنگی مدنیت کہ جو ھے خود لبِ گور

آپ جان گئے کہ اس سوچ سے، فرنگی مدنیت سے

نجات پانا از حد ضروری ہے

ورنہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یورپ کی مادی ترقی اپنی جگہ لیکن

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاھوں کا

اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا

زندگی کی شبِ تاریک، سحر کر نہ سکا

اس لئے حقیقت یہ ہے کہ

اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظلمت اچھی

اور

دیارِ مغرب کے رھنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ھے

کھرا جسے تم سمجھ رھے بہت وہ اب زر کم عیار ھو گا

تمھاری تھذیب اپنے خنجر سے آپ ھی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ،ناپائیدار ھو گا

اس لئے آپ نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ

بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبارِ راہ حجاز ھو جا

اس عقیدے پر پوری طرح جم جاؤ کہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ھم اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولھبی است

ہمیں تو بارگاہِ نبوی ﷺ میں رورو کر یہ

عرض کرنی چاہئے کہ

یہ زائرانِ حریم مغرب ھزار رھبر بنیں ھمارے
ھمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رھے ھیں
غضب ھیں یہ مرشدانِ خود بیں تیری قوم کو بچائے
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزت بنا رھے ھیں

آج

دنیا کو ھے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

ہم نے ابلیس کا آلہِ کار نہیں بننا

کیونکہ

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ھے بتِ پندار کو اپنا خدا تو نے

آپؒ کا خیال تھا کہ علماء کرام اسلام کے تصورِ قومیت کو عام کریں گے لیکن آپؒ کو اس وقت شدید حیرت ہوئی جب کچھ مسلمان علماء نے یہ دعویٰ کیا کہ قوم وطن سے بنتی ہے۔

غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

اور

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں، ورنہ

ز دیو بند حسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است

چہ بے خبر ز مقامِ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم است

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اس صورتحال میں تو آپ اسی نتیجہ پر

پہنچے کہ

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے

ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

اس کی وجہ یہ ہے کہ

میراث میں آئی ہے انھیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

یہ بات بھی آپ کے

مشاہدے میں آئی کہ

پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام
مدرسہ عقل کو آزاد تو کردیتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
پڑھے افکار سے ان مدرسہ والوں کا ضمیر
خوب و نا خوب کی اس دور میں ہے کس کو تمیز

اور

اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ

آپ فتویٰ فروش علماء کے اس

طرزِ عمل سے بھی واقف تھے کہ

نصیحت بھی تری صورت ہے اک افسانہ خوانی کی

اس لئے آپ نے واشگاف الفاظ میں

اعلان کیا کہ

بھلا نبھے گی تری ہم سے کیونکر اے واعظ

کہ ہم تو رسمِ محبت کو عام کرتے ہیں

آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ

محراب ومنبر سے وابستہ افراد کی اس غلط سوچ کے خلاف آواز بلند کرنا، لوگوں کو اسلام کے حقیقی تصورِ قومیت سے آشنا کرنا اور مسلمانوں کو متحد اور منظّم کرنا آسان کام نہیں ہے لیکن یہ کرنا بھی اشد ضروری ہے چاہے اس راہ میں جتنے بھی مسائل آئیں اور جس قدر بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا
جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
مگر غنچوں کی صورت ہوں دلِ درد آشنا پیدا
چمن میں مشتِ خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا
پرونا ایک ہی تسبیح میں اِن بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

آپ قوم کو یورپ کی غلامی سے نکالنا چاہتے تھے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ

فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

اور یہودی کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

آپ نے مغرب زدہ افراد کو سمجھانے کی سعی کی

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو

مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے۔

فرنگیوں کی سیاست کا اصل روپ بھی آپ

کے سامنے تھا

فرنگیوں کی سیاست ہے دیوِ بے زنجیر

اور

ہوئی دین و ملت میں جس دم جدائی

ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری

آپ نے یہ واضح کیا کہ

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ

آپؒ نے اسلام کے تصورِ قومیت

اور دیگر تصوراتِ قومیت میں فرق کو واضح کیا اور اسلام کا تصورِ قومیت اپنانے پر زور دیا

اس دور میں مے اور ہے، جام اور ہے جم اور

ساقی نے بنالی روش لطف و ستم اور

مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور

تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم

ان تازہ خداؤں میں سب سے بڑا وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بت کہ تراشیدہ ءتہذیبِ نوی ہے

غارت گر کا شانہ ء دینِ نبوی ﷺ ہے

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

نظارہِ دیرینہ زمانے کو دکھا دے

اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے

ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزاد صورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی
دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی
گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

اقوامِ جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

اسی لئے آپ نے نعرہ لگایا کہ

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

آپ نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ
آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی، دنیا میں رسوا تو ہوا

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، بیرونِ دریا کچھ نہیں

اور نسلی تفاخر کو اس طرح مٹایا
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی
اُڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گزر

آپؒ نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ
قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

آپ خاص طور پر علماء کرام اور مبلغین

سے مخاطب ہوئے اور ان پر واضح کیا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے بحیثیت مبلغ آپ کا مقام اور مرتبہ بہت بلند رکھا ہے بشرطیکہ آپ غرور و تکبر کا شکار نہ ہوں اور یہ باتیں ذہن نشین کرلیں کہ

مدعا تیرا اگر دُنیا میں ہے تعلیمِ دیں
ترکِ دُنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں
وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لئے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامہء محشر یہاں
وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے
دیکھ! کوئی دل نہ دُکھ جائے تری تقریر سے
محفلِ نو میں پُرانی داستانوں کو نہ چھیڑ
رنگ پر جواب نہ آئیں اُن افسانوں کو نہ چھیڑ

اور یہ بھی کہ

پاک رکھ اپنی زباں تلمیذِ رحمانی ہے تُو

ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

اسلام امن، سلامتی اور محبت کا

دین ہے اور

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے

ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طور ہوتا ہے

اور

محبت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے

کیا ہے اپنے بختِ خفا کو بیدار قوموں نے

بیابانِ مُحبت دشتِ غُربت بھی، وطن بھی ہے

یہ ویرانہ قفس بھی، آشیانہ بھی، چمن بھی ہے

محبت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے، صحرا بھی

جرس بھی، کارواں بھی، راہبر بھی، راہزن بھی ہے

مرض کہتے ہیں سب اس کو، یہ ہے لیکن مرض ایسا

چھپا جس میں علاج گردش چرخِ کہن بھی ہے

اس لئے محبتوں کو عام

کریں نفرتوں کا کام تمام کریں۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

نوجوانوں کو بتایا کہ

وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامہء فردا

جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

اگر آپ اپنے آج کو توڑ پھوڑ ڈالیں گے

نذرِ آتش کر دیں گے تو اپنا کل کیسے سنواریں گے؟

وطن کی املاک کو نقصان پہنچاتے

ہوئے آپ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ہمیں تو اس وطن کے

اللہ تبارک تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی بننا ہے۔

یہ بات سچ ہے کہ

علم میں دولت بھی ھے قدرت بھی ھے لذت بھی ھے

لیکن

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ھے مگر صاحبِ کتاب نہیں

اس لئے اپنے افکار کو

تازہ کرو اور کردار کو بلند کرو۔ میری یہی ہدایت اور دُعا

ہے کہ

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردمسلمان
اللّٰہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

اور

جھانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ھے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جھاں پیدا
خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے

که تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

کیونکہ

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی

ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد

آپ نو جوانوں کو تو ایسا ہونا چاہئے کہ

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم

دریائوں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

غیرت مشرقی اقوام کا خاصہ ہے

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں

پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

اس لئے غیرت کے ساتھ جینا سیکھئے

آج کے نوجوان کی مایوسی کا حل بھی

بڑے سیدھے سادھے انداز میں کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ

تُو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے

نہ سیہ روز رہے پھر نہ سیہ کار رہے

اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ طلبہ میں اسلام کا تصورِ قومیت راسخ کریں کیونکہ

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر

جس کی صنعت ہے روحِ انسانی

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے

خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

اس لئے اساتذہ اپنے اندر مثبت تبدیلیاں لے کر آئیں۔ پھر ان شاء اللہ

زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

آپ حالات سے دل گرفتہ ہونے کی بجائے پیہم کاوشیں کریں اور اس بات کا عزمِ مصمم

کر لیں کہ ہم نے اسلام کا تصورِ قومیت عام کرنا ہے

آپ اللہ تبارک تعالیٰ سے یہ دُعا بھی

کرتے رہیں کہ

پھلا پھولا رہے یارب! چمن میری اُمیدوں کا

جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

ان شاء اللہ عزوجل آپ کی دُعا قبول

بھی ہو گی۔

اپنے شاگردوں کو ادب سکھائیں

کیونکہ

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اپنے شاگردوں میں مسلسل محنت کی

خو پیدا کریں۔

انہیں بتائیں کہ حرکت میں برکت ہے اور سستی

کاہلی کا انجام ناکامی ہے

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی

یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ

کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

اس رہ میں مقام بے محل ہے

پوشیدہ قرار میں اجل ہے

چلنے والے نکل گئے ہیں

جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں۔

قومی زبان اردو کے فروغ کے لئے

کوشش کریں کیونکہ

گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے

شمع یہ سودائی دلسوزی پروانہ ہے

بفضلِ تعالیٰ آپ معاشرے کے
بہترین نباض بھی ہیں اور معالج بھی ۔ آپ کی قوتِ مشاہدہ بھی
تیز ہے بلکہ آپ تو گویا معاشرے کی آنکھ ہیں اور معاشرے
کے بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے۔

اس لئے آپ کو ناامید نہیں ہونا چاہیئے

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

ورنہ

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

☆☆☆

اقبال نے تو بھر پور کوشش کرلی کہ
سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے

☆☆☆

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

تشکر

☆تشکر☆

۱۔ محمد سرور	ماہرِ تعلیم
۲۔ محمد علی رضا	طالب علم رہنما
۳۔ محمد عبدالاحد	سماجی رہنما
۴۔ محمد انس	سماجی رہنما
۵۔ نور فاطمہ	سماجی کارکن

کمپوزنگ

F.SALEEM- M.TANVEER

Com Era

communication

T.B.ROAD ,MULTAN

پرنٹنگ

محمد معظم + محمد مزمل

فینسی فوٹو اینڈ پرنٹنگ سروسز

طاہر پلازہ

بیرون دہلی گیٹ

ملتان

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
Library
45692
LAHORE

کتابیات

1- بانگِ درا   علامہ سر محمد اقبال رح

2- بالِ جبریل   علامہ سر محمد اقبال رح

3- ضربِ کلیم   علامہ سر محمد اقبال رح

4- ارمغانِ حجاز   علامہ سر محمد اقبال رح